"اُمی نبی محمد ﷺ"

اے مرے عشق مرے دل کے راز آ۔ اے مری کھیتی اے مرے حاصل آ۔ یہ آدم خاکی پرانا ہو چکا ہے۔ ہماری مٹی سے نیا آدم بنا۔ اقبالؒ

دین حق ہونے کے باوجود مسلم معاشروں میں تنزلی اور زوال کیوں ہے؟ سب سے بُری ناکامی کی وجہ لاعلمی نہیں بلکہ اس کی غلط تشریح اور غلط فہم کرنا ہے۔ جتنی علمی وسعت عربی زبان میں ہے اتنی ہی قلت اردو زبان کی لغت میں ہے۔ دین حق کے ہوتے ہوئے بھی اس کو سمجھنے اور برکات سے محروم ہم صرف اپنی مقامی زبانوں میں الفاظ کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہیں۔ اُمت مسلمہ کی تشکیل میں سب سے بڑی رکاوٹ ہماری مقامی زبانیں ہی تو ہیں۔ آج بھی اگر مسلم ممالک عربی زبان کو بطور دوسری زبان کے طور اختیار کرلیں تو ایک طرف اُمت مسلمہ کا خواب پورا اور یکجہتی پیدا ہو گی دوسری جانب سبھی ممالک کو مشترکہ معاشی استحکام بھی ملے گا۔ "ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے، نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر" اقبالؒ۔ صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ انسانیت کی کامیابی ایک قدم کی دوری پر ہے اور یہ قدم اٹھانے کے لئے موجودہ جدید علمی غلامی (نوکری) کی زنجیریں کاٹنی ہو نگی۔ اغیار کی "معیشت کو قابو کرنا" یہی وہ شیطانی چال تھی جس نے اُمی نبی محمد ﷺ کے تصور اُمت کی سمت بدلی اور روکا ہوا ہے۔ تمام تعصبات وخبائث کا آغاز الفاظ کے چناؤ اور اس کی تشریح سے ہوتا ہے۔ عربی زبان میں "اُمی" کے معنی "ان پڑھ" کہاں سے، کیسے اور کیوں اخذ اور اختیار کیا گیا جبکہ اس کے علاوہ اور بھی اعلیٰ معنی موجود ہیں۔ ایک دفعہ پھر ہم مسلمان غفلت اور تحقیقی علم سے دوری کی وجہ سے بہک گئے اور مات کھا گئے ہیں۔ ایک غلط ترجمہ سے ہم کس قدر پستی کا شکار ہو گئے ہیں، حقائق اور حقیقی انسانی مقصد حیات نہ سمجھ سکے اور سمت 180 ڈگری سے تبدیل ہو گئی۔ روشنی سے اندھیرے میں گر گئے۔ وہ ہستی جو وجہ تخلیق کائنات اور علم وعرفان کی معراج ہیں ان ہی کو ان پڑھ قرار دے دیا۔ عرب معاشرے میں ماں کو نہ صرف جاندار زندگی دینے والی بلکہ اخلاقی، روحانی اور معاشرتی بنیاد کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس نظریہ کی وجہ سے "اُمّ" کے استعمال میں ایک مثبت اور محترم معنویت پنہاں ہوتی ہے، جو کہ احترام اور قدر دانی کی علامت ہے۔ "ام" کا تصور ماں کے تصور سے جڑا ہوا ہے جو آغاز اور پرورش کی علامت ہے۔ جب کسی چیز کو "ام" کہہ کر بیان کیا جاتا ہے (مثلاً "ام الکتاب" یعنی کتاب کی ماں)، تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ شے بنیادی، اصلی یا سب سے اہم جزو ہے جس سے دیگر اجزاء اخذ ہوتے ہیں۔ جس طرح ماں زندگی کا سرچشمہ ہوتی ہے، اسی طرح یہ عنصر بھی اپنے شعبے کا ماخذ یا آغاز ہے۔ اسی لئے قیامت والے دن انسان کو اس کی ماں کی نسبت سے اٹھایا اور پکارا جائے گا۔ قرآن "ام الکتاب" اور حامل قرآن "اُمی" کہلائے گا کیونکہ جس نے اس کتاب پر عمل کرنا ہے اس کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانا اور پوری انسانیت کی رہنمائی کی ذمہ داری ہو تو وہ کوئی عام انسان تو نہیں ہو سکتا تو پھر وہ ناخواندہ اور ان پڑھ کیسے ہو سکتا ہے۔ عربی لفظ **"اُمّی"** کے مختلف معانی ہو سکتے ہیں، جو اس کے استعمال کے سیاق وسباق پر منحصر ہیں (اس کا لہجہ، اس کا مقام، اس کے الفاظ، اور کس جگہ پر وغیرہ)۔ درج ذیل **"اُمی"** کے ممکنہ معانی:

1. **ناخواندہ / ان پڑھ،** "اُمی" کا یہ سب سے عام معنی ہے، جو ایسے شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جو پڑھنا یا لکھنا نہیں جانتا۔
2. **بغیر کتاب کے / غیر صحیفہ یافتہ، "اُمی" بعض** مذہبی سیاق وسباق میں، یہ ایسے فرد یا قوم کے لیے بولا جاتا ہے جسے کوئی الہامی کتاب نہ ملی ہو۔
3. **غیر یہودی (بعض مواقع پر) "اُمی"** قدیم اسلامی اور یہودی متون میں، اس کا مطلب ان لوگوں سے ہو سکتا ہے جو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں شامل نہیں ہیں۔
4. **فطری / بغیر سکھایا گیا – "اُمی"** سے مراد ایسا شخص ہو سکتا ہے جسے رسمی تعلیم نہ ملی ہو لیکن وہ فطری طور پر علم یا حکمت رکھتا ہو۔
5. **ماں سے منسوب "اُمّ" سے متعلق "اُمی"** لغوی لحاظ سے، اس کا مطلب کسی ایسی چیز سے ہے جو ماں سے جڑی ہو یا اس سے ماخوذ ہو۔

لہذا معلوم ہوا جیسا کہ اوپر نمبر 1 میں "اُمی" کے معنی "ناخواندہ / ان پڑھ" ناقص ہے اور یہ کسی صورت ایک نبی اور رسول کے شایان شان نہیں ہو سکتا۔ دوسرے نمبر کے معنی بھی نامعقول ہیں کیونکہ اسلام کی ابتداہی کتاب اور علم سے کی جارہی ہے۔ تیسرے نمبر پر جو غیر یہودی کے معنی تصور کئے گئے ہیں یہ بڑے پُر مغز معنی اور ایک متکبرانہ سوچ کے حامل ہیں۔ قبل اسلام بھی بڑی قابل، ذہین اور علم والی قومیں گزری ہیں جو علم و قابلیت میں ماہر تھے اور جو یہ قابلیت نہ رکھنے والوں کو "ان پڑھ" پکارا جاتا ہو۔ چوتھے نمبر پر

"فطری / بغیر سکھایا ہوا"۔ اس سے مراد ایسا شخص ہو سکتا ہے جسے رسمی تعلیم نہ ملی ہو لیکن وہ فطری طور پر علم یا حکمت رکھتا ہو۔ یہ معنی کچھ حد تک درست معلوم ہوتے ہیں اور پانچویں نمبر کے معنی انتہائی اہم اور رسالت جیسے منصب کی کامل اور درست عکاسی، اہمیت وافادیت، حکمت ودانش اور معاشرے کی رہنمائی کے لئے اکثیر وکلیدی معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی "ام" سے "اُمی" کو اخذ کیا گیا ہے یا "امی" کا ماخذ ماں کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ مسلمانوں کے غلط ترجمے نے سوچ کو منجمد کر دیا جس سے ذلت اور زوال کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اب ہم مزید عربی لغات میں "اُمّ" (ماں) کے لفظ کی تشریح مختلف پہلوؤں سے کی گئی ہے اس پر غور وفکر کرتے ہیں۔ ذیل میں "**تھذیب اللغة**"، "**المحکم**"، "**الصحاح**"، "**حاشية الصحاح**"، اور "**النھاية**" سے اس لفظ کے متعلق درج ذیل اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:

" .1 تھذیب اللغة" از ابو منصور الأزھری:

- اُمّ کا مطلب **اصل (Root, Origin)** بھی ہے۔
- ہر وہ چیز جس کے ساتھ دیگر اشیاء وابستہ ہوں، اسے اُمّ کہا جاسکتا ہے۔
- اہم ترین راستے کو بھی اُمّ الطریق کہتے ہیں۔

.2۔"المحکم" از ابن سیدہ: اُمّ: وضاحت:

- اُمّ کا پہلا اور بنیادی مطلب **ماں (والدہ)** ہے۔
- **ہر وہ چیز جو کسی اور شے کو اپنے اندر شامل کرے، وہ اُمّ کہلاتی ہے۔**
- **دماغ (Brain) کی جھلی کو "اُمّ الدماغ "** کہا جاتا ہے۔
- **مکہ مکرمہ کو "اُمّ القری "** (سب بستیوں کی ماں) کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ اسلامی دنیا کا مرکز ہے۔

.3۔الصحاح" از الجوھري: اُمّ: وضاحت:

- **والدہ** کے لیے اُمّ کا استعمال عام ہے۔
- **کسی بھی چیز کی اصل (Root) کو بھی اُمّ کہا جاتا ہے۔**
- **" اُمّ الکتاب "** کا مطلب ہے **کتاب کی اصل، یعنی سورہ الفاتحہ۔**
- **دماغ** کو بھی **" اُمّ الرأس "** کہا جاتا ہے۔

.4۔ حاشية الصحاح" از ابن بري: "الصحاح " میں الجوھري کی درج کردہ تعریفات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا:

- **ماں کو " اُمّ " اس لیے کہا جاتا ہے کہ بچہ اپنی خوراک اور پرورش کے لیے اس پر انحصار کرتا ہے۔**
- **مکہ مکرمہ کو " اُمّ القری " اس لیے کہا گیا کہ تمام لوگ اس کی طرف رخ کرتے ہیں۔**

5۔ النھایۃ في غریب الحدیث "از ابن الأثیر نے "اُمّ" کے متعلق مختلف حدیثی معانی کو واضح اور **حدیث کے مفہوم کی وضاحت** ہیں: **نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث میں "أنا أمّھم "کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ سب انبیاء کے سربراہ اور پیشوا ہیں۔** اور یہ الفاظ اس مشہور حدیث کا جذ ہیں:

اصل حدیث: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "**أنا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر، وبيدي لواء الحمد ولا فخر، وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه إلا تحت لوائي".**

ترجمہ: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس پر فخر نہیں، اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا، اور اس دن آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ **(حوالہ:**

- **صحیح مسلم(2278)**
- **سنن الترمذي(3148)**
- **مسند أحمد(14405)**

- **بڑے راستے کو "اُمّ الطریق" کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ دیگر چھوٹے راستوں کا مرکز ہوتا ہے۔**

عربی لغات میں **" اُمّ "** کو مختلف سیاق وسباق میں استعمال کیا گیا ہے، جن میں درج ذیل نمایاں مفاہیم شامل ہیں:

1. **والدہ** – (Mother) بنیادی اور عمومی معنی۔
2. **أصل** – (Root, Origin) جیسے **"اُمّ الکتاب "**سورہ فاتحہ۔
3. **مرکز** – (Center) جیسے **"اُمّ القری "**مکہ مکرمہ۔
4. **رہنما/پیشوا** – (Leader) جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **"أنا أمّھم "**۔
5. **اہم ترین چیز** – (Main Element) جیسے **"اُمّ الرأس "** دماغ۔

یہ اقتباسات ظاہر کرتے ہیں کہ **" اُمّ "** کا مطلب صرف ماں نہیں بلکہ **اصل، بنیاد، مرکز، رہنما، اور اہم ترین چیز** بھی ہوتا ہے۔

یہاں "اُمّ" کی معنویت کو مزید تفصیل سے بیان کیا گیا ہے:

بنیادی ماخذ یا آغاز

استعارتی استعمال: عربی میں "ام" کا تصور ماں کے تصور سے جڑا ہوا ہے جو آغاز اور پرورش کی علامت ہے۔ جب کسی چیز کو "ام" کہہ کر بیان کیا جاتا ہے (مثلاً "ام الکتاب" یعنی کتاب کی ماں)، تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ شے بنیادی، اصلی یا سب سے اہم جزو ہے جس سے دیگر اجزاء اخذ ہوتے ہیں۔ جس طرح ماں زندگی کا سرچشمہ ہوتی ہے، اسی طرح یہ عنصر بھی اپنے شعبے کا ماخذ یا آغاز ہے۔

پرورش اور خیال رکھنے کے مفاہیم: پرورش کی علامت : مادری مفہوم میں خیال رکھنے، حفاظت کرنے اور ترقی دینے کی اہمیت شامل ہوتی ہے۔ بہت سی عربی اصطلاحات میں "ام" کا استعمال ایسی چیز کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جو زندگی یا علم کو پروان چڑھاتی ہے۔ اس استعمال سے یہ پیغام ملتا ہے کہ ماں نہ صرف زندگی دیتی ہے بلکہ اقدار اور روایات کو بھی محفوظ رکھتی ہے۔

لسانی توسیعات مشتقہ صفتیں: جب "ام" کا استعمال کسی اصطلاح کی تشکیل میں کیا جاتا ہے تو یہ ایسے صفتیں یا وضاحتی الفاظ بناتا ہے جن میں یہ خیال شامل ہوتا ہے کہ وہ چیز فطری، لازمی یا کسی مرکزی، پرورش کرنے والے ماخذ سے اخذ ہوئی ہے۔ ادب، شاعری یا عام بول چال میں یہ استعمال گہرائی اور اَصل ہونے کا احساس دلانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

ثقافتی اور تاریخی اہمیت

ادب اور روایات میں علامتی حیثیت: تاریخی اور ثقافتی اعتبار سے عرب معاشروں میں ماؤں کو ایک معزز مقام حاصل ہے۔ "ام" کے استعاراتی استعمال کو تجریدی یا تصوراتی دائرہ میں شامل کرنا اس بات کو مضبوط کرتا ہے کہ ماں کو عقل اور روایات کی محافظ سمجھا جاتا ہے۔ یہ استعمال کلاسیکی نصوص اور محاوروں میں دیکھا جاتا ہے جہاں ماں کو حکمت اور روایات کی حامل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر، "ام" یا اس سے متعلق مشتق الفاظ کا استعمال نہ صرف حرفی معنی تک محدود رہتا ہے بلکہ ایک وسیع تر، علامتی معنی کو بھی ظاہر کرتا ہے، جو کہ آغاز، بنیادی عناصر اور عرب ثقافت میں مادری خصوصیات سے وابستہ پرورش کی عکاسی کرتا ہے۔

1 . **ادبی اور شاعرانہ استعمال:** عرب ادب اور شاعری میں "اُمّ" کا استعمال اکثر استعارے کے طور پر کیا جاتا ہے۔ شاعری میں اسے بنیاد، اَصل یا جذبے کے منبع کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جس سے کسی شے کی اہمیت اور قدر کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

2 . **ناموں اور لقبوں میں استعمال:** عربی ثقافت میں اکثر خواتین کے ناموں میں "اُمّ" شامل کیا جاتا ہے تاکہ ان کی اہمیت یا مرکزی حیثیت کی نشاندہی کی جا سکے۔ مثال کے طور پر "اُمّ کلثوم" ایک تاریخی اور معزز شخصیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ استعمال کسی فرد کو معاشرتی یا خاندانی حیثیت دینے کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔

3 . **اصطلاحات میں توسیع:** "اُمّ" کو مختلف اصطلاحات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے جن کا مطلب "اَصل" یا "ماخذ" ہوتا ہے۔ مثلاً "اُمّ البلاد" یا "اُمّ الحضارة" جیسے الفاظ کسی جگہ یا تہذیب کی بنیادی حیثیت اور اہمیت کو بیان کرتے ہیں۔

4 . **ثقافتی اور مذہبی اہمیت:** عرب معاشرے میں ماں کو نہ صرف جاندار زندگی دینے والی بلکہ اخلاقی، روحانی اور معاشرتی بنیاد کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس نظریہ کی وجہ سے "اُمّ" کے استعمال میں ایک مثبت اور محترم معنویت پنہاں ہوتی ہے، جو کہ احترام اور قدر دانی کی علامت ہے۔

یہ اضافی حقائق عربی زبان اور ثقافت میں "اُمّ" کے استعمال اور معنی کو مزید گہرائی فراہم کرتے ہیں، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسے یہ لفظ نہ صرف حرفی بلکہ علامتی طور پر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔

ذیل میں چند مستند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

1 . **لسان العرب :** ابن منظور کی مشہور کلاسیکی عربی لغت ایک عظیم الشان معجم ہے جو عربی زبان کے الفاظ، ان کے معانی، اور استعمالات کو جامع انداز میں پیش کرتا ہے۔ یہ لغت عربی زبان کے سب سے بڑے اور مستند معاجم میں شمار ہوتی ہے۔ ابن منظور نے اس معجم میں پانچ اہم لغات کو بنیاد بنایا:

- "**تهذيب اللغة** " از ابو منصور الأزهري: عربی زبان کے الفاظ کی تحقیق اور درستگی کے حوالے سے ایک مستند اور علمی لغت ہے۔ یہ کتاب **لغت، ادب، فقہ، اور تفسیر کے طالب علموں کے لیے ایک بنیادی ماخذ** ہے اور عربی زبان کے قدیم اور خالص الفاظ کو سمجھنے کے لیے انتہائی قیمتی اثاثہ ہے۔
- "**المحكم** " از ابن سيدة: عربی لغت کے قدیم اور معیاری ذخائر میں سے ایک ہے، جو نہ صرف لغوی تحقیق کے لیے بلکہ زبان و ادب کے طالب علموں اور محققین کے لیے بھی ایک قیمتی حوالہ ہے۔ ابن سیدہ کی یہ کاوش عربی زبان کی تدوین اور اس کے ارتقا میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔
- "**الصحاح** " از الجوهري: عربی زبان کی مستند لغات میں سے ایک ہے، جس نے **الفاظ کی ترتیب، انتخاب، اور وضاحت** میں ایک نیا معیار قائم کیا۔ **الجوہری کا یہ کارنامہ عربی لغت کی تدوین میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے**، اور آج بھی اس سے محققین، ادباء، اور علماء استفادہ کرتے ہیں۔
- "**حاشية الصحاح** " از ابن بري: عربی لغت کی **اصلاحی اور تنقیدی تحقیق** کی ایک شاندار مثال ہے۔ ابن بری نے **"الصحاح" کی غلطیوں کو درست کیا، اضافی الفاظ شامل کیے، اور لغوی تحقیق کو مزید آگے بڑھایا**۔ یہ کتاب آج بھی عربی زبان و ادب کے محققین کے لیے ایک **قیمتی اور مستند حوالہ** سمجھی جاتی ہے۔

- **"النهاية "** از ابن الأثیر: **"النهاية في غريب الحديث والأثر "** حدیث اور اسلامی علوم میں مشکل الفاظ کی سب سے **مستند اور جامع لغت** ہے۔ ابن الأثیر نے **حدیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت کے لیے ایک شاندار علمی خدمت انجام دی**، اور یہ کتاب آج بھی **علم حدیث، تفسیر، اور فقہ کے محققین کے لیے ایک لازمی حوالہ** سمجھی جاتی ہے۔

یہ لغت نہ صرف الفاظ کے معانی فراہم کرتی ہے بلکہ قرآنی آیات، احادیث، اشعار، اور قدیم عربی ادب کے حوالے بھی شامل کرتی ہے۔ اس کا مقصد عربی زبان کے الفاظ کو محفوظ کرنا اور ان کے معانی کو واضح کرنا تھا۔ یہ کلاسیکی عربی لغت ابن منظور کی تصنیف ہے، جس میں الفاظ کے معانی اور استعمالات کی تفصیلی وضاحت ملتی ہے۔ اس میں "اُمّ" کے مختلف استعمالات اور استعارتی معنوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

2 . **المعجم الوسيط:" المعجم الوسيط "** ایک مشہور عربی لغت ہے جو قاہرہ کی **مجمع اللغة العربية** کے زیر نگرانی ماہرین لسانیات کی ایک ٹیم نے مرتب کی۔ یہ لغت عربی زبان کے الفاظ کے مختصر اور آسان وضاحتوں کے لیے مشہور ہے، جو طلباء، علماء، اور عربی زبان میں دلچسپی رکھنے والے ہر فرد کے لیے ایک قیمتی وسیلہ ہے۔ یہ لغت الفاظ کو حروف تہجی کے ترتیب سے پیش کرتی ہے اور معانی، نحوی تفصیلات، اور استعمال کی مثالیں فراہم کرتی ہے۔ خاص طور پر یہ جدید اور فصیح عربی الفاظ کو سمجھنے میں مددگار ہے۔ یہ ایک جدید اور جامع عربی لغت ہے جس میں الفاظ کے معانی، ماخذ اور استعمالات کی وضاحت موجود ہے۔ یہ لغت عربی زبان کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

3 . **معجم اللغة العربية المعاصرة: ایک** جدید لغت ہے جو جدید دور میں استعمال ہونے والے عربی الفاظ کو دستاویزی شکل دینے اور ان کی تشریح کرنے کا مقصد رکھتی ہے۔ اس میں وہ نئے الفاظ اور تعبیرات شامل ہیں جو سائنسی، ثقافتی اور تکنیکی ترقیوں کی وجہ سے عربی زبان میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ لغت ڈاکٹر **احمد مختار عمر** اور ماہرینِ لسانیات کی ایک ٹیم نے مرتب کی ہے، جو الفاظ کو ان کے موجودہ استعمال کے مطابق بیان کرتی ہے اور الفاظ کے درست اور سیاق وسباق کے مطابق معانی فراہم کرتی ہے۔

معجم اللغة العربية المعاصرة کی خصوصیات:

- **جدید الفاظ کا وسیع احاطہ** : اس میں نئے الفاظ اور سائنسی و تکنیکی اصطلاحات شامل ہیں۔
- **مختلف معانی کی وضاحت** : ہر لفظ کے مختلف سیاق وسباق میں معانی فراہم کیے گئے ہیں۔
- **عملی مثالیں** : الفاظ کے استعمال کو واضح کرنے کے لیے مثالیں دی گئی ہیں۔
- **معتبر حوالہ جات** : یہ معتبر لسانی ذرائع پر انحصار کرتی ہے اور مختلف عربی لہجوں کے الفاظ کو بھی شامل کرتی ہے۔

4 . **عربی ادب اور ثقافت پر تحقیقی مقالہ جات**

مختلف تحقیقی مقالہ جات اور کتابیں، جیسے کہ "تاریخ ادبِ عربی" یا "عرب ثقافت: تاریخ اور روایات"، میں بھی "اُمّ" کے استعمالات اور ان کے استعارتی پہلوؤں پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

ارشد نعیم چوہدری۔ کویت۔10-3-2025

نوٹ: ان حوالہ جات کا مطالعہ آپ کو "اُمّ" کے مختلف معنوں اور استعمالات کی گہرائی سے سمجھ بوجھ فراہم کرے گا۔ مزید تفصیلی مطالعہ کے لیے آپ کسی معتبر کتب خانے یا آن لائن ڈیجیٹل لائبریری (مثلاً، Google Scholar یا کسی جامعاتی ڈیٹابیس) سے بھی رجوع کر سکتے ہیں۔